امام حسین علیہ السلام اہل سنت کی نظر میں

<?xml encoding="UTF-8?>

زیر نظر تحقیقاتی مقالہ میں اہل سنت کی کتب میں حضرت اباعبداللہ الحسین علیہ السلام کی شخصیت اور منزلت پر روشنی ڈالی گئی ہے اور اختصار سے آپ کے فضائل کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اس مضمون کا مطالعہ کرنے والا اس حقیقت سے آشنا ہوجاتا ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی الہی شخصیت نہ صرف شیعہ مسلمانوں کے لئے بلکہ اہل سنت بلکہ تمام آزاد ضمیر انسانوں کے لئے مقدس و محبوب اور قابل صد احترام ہے بنا بریں امام حسین علیہ السلام کی ذات والا صفات دشمنان اسلام کی تفرقہ انگیز سازشوں کے باوجود مسلمانوں کے درمیان محور اتحاد تالیف قلوب اور آپسی محبت کا سرچشمہ بن سکتی ہے ۔

حضرت امام حسین علیہ السلام کی ولادت باسعادت

حضرت امام حسین بن علی علیہما السلام مدینہ منورہ میں ہجرت کے چوتھے سال تیسری شعبان کو منگل یا بدھ کے روز پیدا ہوئے بعض مورخین کے مطابق آپ کی ولادت ہجرت کے تیسرے سال ربیع الاول اور بعض کے مطابق ہجرت کے تیسرے یا چوتھے سال جمادی الاول کی پنجم کو ہوئی ہے بنا بریں آپ کی تاریخ پیدائش کے بارے میں مختلف اقوال ہیں لیکن قول مشہور یہ ہے کہ آپ تیسری شعبان ہجرت کے چوتھے سال میں پیدا ہوئے۔

ولادت کے بعد آپ کو آپ کے جد بزرگوار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ کو دیکھ کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسرور و شادمان ہوئے آپ کے دائیں کان میں اذان کہی اور بائیں کان میں اقامت، اور ولادت کے ساتویں دن ایک گوسفند کی قربانی کر کے آپ کا عقیقہ کیا اور آپ کی والدہ جناب صدیقہ طاہرہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا کہ "بچے کا سرمونڈہ کربالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ دیدو"

حضرت امام حسین علیہ السلام نے چھ سال چند ماہ کا عرصہ اپنے جد امجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیر سایہ گزارا اور انتیس سال و گیارہ ماہ اپنے پدر بزرگوار امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام اور دس سال کا عرصہ اپنے برادر بزرگوار حضرت امام حسن مجتبیٰ کے ساتھ گزارا، امام حسن علیہ السلام کی شہادت کے بعد آپ کی امامت کی مدت دس برسوں پر مشتمل ہے ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کا نام رکھا

روایات میں آیا ہے کہ سبطین علیہما السلام کے اسماء مبارکہ کا انتخاب خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اور یہ نام خدا کے حکم سے رکھے گئے ہیں۔

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جب حسن کی ولادت ہوئی تو میں نے اس کا نام اپنے عم محترم حمزہ کے نام پر رکھا اور جب حسین پیدا ہوئے تو اس کا نام اپنے دوسرے چچا جعفر کے نام پر رکھا ایک دن رسول اکرم نے مجھے طلب فرمایا اور کہا مجھے خدانے حکم دیا ہے کہ ان دونوں بچوں کے نام بدل دوں اور آج سے ان کے نام حسن و حسین ہونگے ۔

ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اکرم نے فرمایا میں نے اپنے بچوں حسن و حسین کے نام فرزندان ہارون کے ناموں پر رکھے ہیں اور وہ اپنے بچوں کو شبر و شبیر کہتے تھے اور میں نے اپنے بچوں کا نام اسی معنی میں عربی میں حسن و حسین رکھا ہے

ولادت کے بعد خبر شہادت

اسماء بنت عمیس کہتی ہیں کہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو رسول اللہ تشریف لائے اور فرمایا اسماء میرے بیٹے کو میرے پاس لاؤمیں نے بچے کو سفید کپڑے میں لپیٹ کر رسول اللہ کی گود میں دیا آپ نے بچے کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی اور ایسے عالم میں جب آپ امام حسین علیہ السلام کو گود میں لے ہوئے تھے گریہ بھی فرما رہے تھے۔

میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کے گریے کا کیا سبب ہے؟
آپ نے فرمایا اس بچے کے لئے گریہ کر رہا ہوں

میں نے کہا یہ بچہ تو ابھی پیدا ہوا ہے پس گریہ کیسا؟

آپ نے فرمایا ہاں اسماء ایک سرکش گروہ اس کو قتل کرے گا خدانہیں میری شفاعت سے محروم کرے، اس کے بعد آپ نے فرمایا یہ بات فاطمہ سے مت بتانا ابھی اس کے بچے کی ولادت ہوئی ہے۔

ایک دن ام الفضل رسول اکرم کے چچا عباس کی زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچیں اور کہا یا رسول اللہ میں نے گذشتہ شب بڑا برا خواب دیکھا ہے میں نے دیکھا ہے کہ آپ کے بدن مبارک کا ایک ٹکڑا جدا ہو کر میرے دامن میں گر گیا ہے، آپ نے فرمایا خیر ہے فاطمہ کے ہاں ایک بچہ ہوگا جس کی پرورش آپ کریں گی میں رسول اللہ کی خدمت میں پہنچی اور بچے کو آپ کی گود میں دیدیا جب دوبارہ میں آپ کی طرف متوجہ ہوئی تو دیکھتی ہوں کہ آپ کی آنکھوں سے اشک جاری ہیں۔

میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ کس وجہ سے گریہ فرما رہے ہیں؟

آپ نے فرمایا ابھی ابھی جبرائیل آئے تھے اور مجھے بتایا ہے کہ میری امت اس بچے کو قتل کر دے گی۔

صفین جاتے ہوئے حضرت امیرالمومنین کا گزر کربلا سے ہوا آپ وہاں کچھ دیر کے لئے رکے اور اس قدر گریہ کیا کہ زمین آپ کے آنسوؤں سے تر ہو گئی، آپ نے فرمایا ایک دن ہم رسول اللہ کی خدمت میں پہنچے تو دیکھا آپ گریہ فرما رہے ہیں میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کیوں گریہ فرما رہے ہیں؟ رسول اللہ نے فرمایا کہ ابھی ابھی جبرائیل آئے تھے انہوں نے مجھے بتایا کہ میرا بیٹا حسین دریائے فرات کے کنارے کربلاء نامی زمیں پر مارا جائے گا اور جبرائیل مجھے سنگھانے کے لئے کربلا کی ایک مٹھی خاک لیکر آئے تھے جسے دیکھ میں گریے پر ضبط نہ کر سکا۔

اس کے بعد امیرالمومنین علی علیہ السلام نے فرمایا کہ یہیں ان کا پڑاؤ ہوگا یہاں ان کا خون بہایا جائے گا اور آل محمد کے بعض لوگ اس صحرا میں قتل کئے جائیں گے جن کے حال پر زمیں و آسمان گریہ کریں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شبابت

متعدد روایات میں وارد ہوا ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سب سے زیادہ شبابت رکھتے تھے اصحاب رسول اللہ نے اس بات کا ذکر امام حسین علیہ السلام کی صورت و سیرت

کے سلسلے میں متعدد مرتبہ کیا ہے خاص طور سے آپ کی قامت رسول اسلام سے بہت زیادہ مشابہت رکھتی تھی اور جو بھی آپ کو دیکھتا اسے رسول خدا یاد آجاتے ۔

عاصم بن کلیب نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ ایک دن میں نے رسول اللہ کو خواب میں دیکھا اور اس خواب کی تعبیر ابن عباس سے دریافت کی کہ آیا یہ خواب صحیح ہے یا نہیں ابن عباس نے کہا جب تو نے رسول اللہ کو دیکھا تو کیا تمہیں امام حسین کا خیال نہیں آیا؟ میں نے کہا خدا کی قسم رسول اللہ کے قدم اٹھانے کا انداز اسی طرح تھا جس طرح حسین قدم اٹھاتے ہیں۔ اس وقت ابن عباس نے کہا کہ ہم نے ہمیشہ حسین کو رسول اللہ سے مشابہ پایا ہے ۔

انس بن مالک کہتے ہیں کہ میں عبیداللہ بن زیاد کے پاس تھا حسین ابن علی کے سرکو ایک طشت میں دربار میں لایا گیا ابن زیاد نے چھڑی سے آپ کی ناک اور صورت کی طرف اشارہ کیا اور کہا میں نے اس سے اچھا چہرہ نہیں دیکھا ہے میں نے کہا اے ابن زیاد کیا تو نہیں جانتا کہ حسین ابن علی رسول اللہ سے سب سے زیادہ شبہت رکھتے تھے ۔

امام حسین علیہ السلام سے رسول خدا کی محبت

امام حسین علیہ السلام کی ذات مبارک کا ایک خوبصورت ترین اور ممتاز پہلو آپ اور آپ کے بردار بزرگوار امام حسن علیہ السلام سے رسول اللہ کی شدید محبت اور بے انتہا توجہ ہے یہ امر اس قدر واضح اور عیان تھا کہ اہل سنت کی متعدد کتب حدیث و تاریخ میں اس کا ذکر ملتا ہے یہاں پر ہم اختصار سے بعض امور کا ذکر کر رہے ہیں۔

حضرت امام حسین علیہ السلام سے محبت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بعض اصحاب کے ساتھ کسی کے گھر دعوت پر تشریف لے جا رہے تھے راستے میں امام حسین علیہ السلام کو دیکھا آپ کھیل میں مشغول تھے رسول اللہ آگے بڑھے اور حسین کو گود میں لینا چاہا لیکن امام حسین علیہ السلام آپ کے ہاتھ نہیں آ رہے تھے رسول اللہ بھی ہنستے ہوئے آپ کے پیچھے پیچھے آ رہے تھے یہاں تک کہ آپ کو آغوش میں لے لیا اس کے بعد گردن پر ایک ہاتھ اور ٹھڈی کے نیچے ایک ہاتھ رکھ کر آپ کے لبوں پر بوسہ دیا اس کے بعد فرمایا "حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں خدا اسے دوست رکھتا ہے جو حسین کو دوست رکھتا ہے ۔

زید بن حارثہ نقل کرتے ہیں کہ میں کسی کام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچنا چاہتا تھا رات میں بیت الشرف گیا اور دق الباب کیا، رسول اللہ نے دروازہ کھولا میں نے دیکھا آپ کی عبامیں کچھ ہے آپ باہر تشریف لائے میں نے اپنے کام کے بجائے یہ پوچھا کہ اے رسول اللہ آپ کی عبامیں کیا ہے؟ آپ نے اپنی عبا ہٹائی اور حسن و حسین کو جو آپ کی گود میں تھے مجھے دکھایا اور فرمایا یہ میرے بچے اور میری بیٹی کے بچے ہیں اس وقت آسمان کی طرف دیکھا اور فرمایا خدا یا تو جانتا ہے میں انہیں دوست رکھتا ہوں تو بھی انہیں دوست رکھ اور ان سے محبت کرنے والوں کو دوست رکھ ۔

سلمان فارسی نے حسنین علیہما السلام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے بارے میں نقل کیا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا "من احبہما احببته ومن احببته احبہ اللہ ومن احبہ اللہ ادخلہ جنات النعیم و من

ابغضهما اوبغى عليهما ابغضته ومن ابغضته ابغضه الله ومن ابغضه الله ادخله نار جهنم وله عذاب مقيم " جو میرے بیٹوں حسن و حسین سے محبت کرے گا میں اسے دوست رکھوں گا اور میں جسے دوست رکھوں خدا اسے دوست رکھے گا اور خدا جسے دوست رکھے اسے نعمتوں سے سرشار بہشت میں داخل کرے گا لیکن جو ان دونوں سے دشمنی رکھے گا اور ان پر ستم کرے گا میں اس سے دشمنی کرونگا اور جس کامیں دشمن ہوں خدا اس کا دشمن ہے اور جس کا خدا دشمن ہے خدا اسے جہنم میں ڈال دے گا اور اس کے لئے ہمیشہ کے لئے عذاب ہے -

اہل بیت اور امام حسین علیہم السلام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کورشتہ داری کی بنا پر محض ایک جذباتی لگاؤ نہیں کہا جاسکتا بلکہ اہل سنت کی کتب میں منقول روایات کے مضامین پر توجہ کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ رسول اللہ جنہیں اسلامی معاشرہ کے مستقبل کا علم تھا اس طرح حق و باطل میں امتیاز کرنا چاہتے تھے درحقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ان احادیث سے راہ حق کے پیرووں کو مستقبل میں اہل بیت علیہم السلام کے خلاف ہونے والی عداوتوں اور دشمنیوں سے آگاہ کر دیا تھا ان روایات کے علاوہ دیگر روایات میں رسول خدا نے اہل بیت سے جنگ کو اپنے خلاف جنگ سے تعبیر فرمایا ہے۔

اہل سنت کے ممتاز علماء نے زید بن ارقم اور ابو ہریرہ سے اور دیگر افراد سے نقل کیا ہے کہ وصال کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی و فاطمہ و حسن و حسین علیہم السلام سے فرمایا کہ انی حرب لمن حاربکم وسلم لمن سالمکم میں اس کے خلاف جنگ کرونگا جو تمہارے خلاف جنگ کرے گا اور اس سے دوستی کرونگا جو تم سے دوستی کرے گا -

براء بن عازب نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسین علیہ السلام کے بارے میں فرمایا ہے کہ "یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور جو چیزیں مجھ پر حرام ہیں حسین پر بھی حرام ہیں -

امام حسین علیہ السلام سے جبرئیل کی محبت -

روایات میں آیا ہے کہ ایک دن حسن و حسین علیہما السلام رسول اللہ کے سامنے کشتی لڑ رہے تھے اور رسول اللہ امام حسن کی حوصلہ افزائی فرما رہے تھے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہما نے کہا بابا آپ حسن کا حوصلہ بڑھا رہے ہیں جبکہ وہ بڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا جبرئیل بھی یہ کھیل دیکھ رہے ہیں اور حسین کا حوصلہ بڑھا رہے ہیں اور میں حسن کا۔

امام حسین علیہ السلام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت

امام حسین اور آپ کے برادر بزرگوار امام حسن علیہما السلام سے رسول اللہ کی محبت زیانزد خاص و عام ہے جو روایات پیش کی گئی ہیں ان کے علاوہ ایسی بہت سی حکایات ہیں جن سے حسنین علیہما السلام کے لئے رسول اللہ کی محبت کا اندازہ ہوتا ہے -

روایت ہے کہ نماز جماعت کے موقع پر بچپن میں کبھی کبھی حسن و حسین علیہما السلام اپنے جد بزرگوار کے پاس آتے تھے اور جب آپ سجدہ میں جاتے تھے تو آپ کی پیٹھ پر سوار ہوجاتے بعض اصحاب بچوں کو رسول اللہ کی پیٹھ پر سے ہٹانے کی کوشش کرتے تھے لیکن آپ اشارے سے منع فرماتے اور خود بڑے پیار سے دونوں کے ہاتھ تھام کر انہیں نیچے لاتے اور اپنے زانووں پر بٹھالیتے -

ایک دن رسول اللہ نے معمول کے برخلاف سجدہ کو طول دیا نماز تمام ہونے کے بعد نمازیوں نے آپ سے استفسار کیا کہ آج آپ نے سجدہ کو خاصہ طول دیا کیا آپ پر وحی نازل ہوئی تھی اور کوئی نیا حکم آیا ہے؟ آپ نے فرمایا ایسی بات نہیں ہے میرا بیٹا حسین میرے کندھے پر بیٹھا ہوا تھا میں نے سجدہ کو طول دیا تاکہ وہ خود اتر آئے اور میں نے خود اسے کندھے پر سے اتارنا نہیں چاہا۔

عمر ابن خطاب سے روایت ہے کہ ایک دن میں نے دیکھا کہ رسول اللہ کے شانوں پر حسن و حسین بیٹھے ہوئے ہیں میں نے ان کی طرف دیکھا اور کہا کتنی اچھی سواری ہے۔ پیغمبر نے فرمایا کتنے اچھے سوار ہیں۔

امام حسین علیہ السلام کا گریہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے گھر کے قریب سے گزر رہے تھے آپ کو حسین کے رونے کی آواز سنائی دی آپ نے فرمایا بیٹی حسین کو چپ کرو کیا تم نہیں جانتیں کہ اس بچہ کے رونے سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔

امام حسین علیہ السلام سب سے بہتر

حذیفہ یمان روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے عالم میں مسجد میں داخل ہوئے کہ امام حسین علیہ السلام آپ کے شانے پر بیٹھے ہوئے تھے اور آپ امام حسین علیہ السلام کے پیروں کو اپنے سینے پر دبا رہے تھے، آپ نے فرمایا میں جانتا ہوں آپ لوگ کس مسئلے کے بارے میں اختلاف کا شکار ہیں (آپ کی مراد آپ کے بعد بہترین افراد سے تھی) یہ حسین ابن علی ہیں جن کی دادی بہترین دادی ہیں ان کے جد محمد رسول اللہ سید المرسلین ہیں ان کی نانی خدیجۃ بنت خویلد وہ پہلی خاتون ہیں جو خدا اور اس کے رسول پر ایمان لائی تھیں، یہ حسین ابن علی ہیں جن کے والدین بہترین والدین ہیں ان کے والد علی ابن ابیطالب ہیں جو رسول خدا کے بھائی وزیر اور چچا زاد بھائی ہیں اور وہ پہلے شخص ہیں جو خدا اور اس کے رسول پر ایمان لائے تھے، اور ان کی والدہ فاطمہ بنت محمد سیدۃ النساء العالمین ہیں۔ یہ حسین ابن علی ہیں جن کے چچا اور پھوپھی بہترین چچا اور پھوپھی ہیں ان کے چچا جعفر ابن ابیطالب ہیں جنہیں خدا نے دو پر عطا کئے ہیں جن سے وہ جنت میں جہاں چاہتے ہیں پرواز کر کے جاسکتے ہیں۔ ان کی پھوپھی ام ہانی بنت ابی طالب ہیں۔ یہ حسین ابن علی ہیں جن کے ماموں اور خالہ بہترین ماموں اور خالہ ہیں۔ ان کے ماموں قاسم ابن رسول اللہ ہیں اور خالہ زینب بنت رسول اللہ ہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ نے حسین کو اپنے شانے سے نیچے اتارا اور فرمایا اے لوگو یہ حسین ہے جس کے دادا اور دادی بہشت میں ہیں اس کے ماموں اور خالہ بہشت میں ہیں اور یہ بھی اور اس کا بھائی بھی بہشتی ہیں۔

امام حسین علیہ السلام کے فضائل و مناقب

امام حسین علیہ السلام کے فضائل اس قدر زیادہ ہیں کہ انہیں ایک یا چند کتابوں میں جمع نہیں کیا جاسکتا بنا بریں ہم یہاں پر نہایت اختصار سے چند فضائل بیان کرنے پر ہی اکتفا کریں گے۔ یہاں اس بات کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ مندرجہ ذیل برفضیلت کے بارے میں برادران اہل سنت نے دسیوں حدیثیں نقل کی ہیں۔

1 حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

امام علی علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا الحسن والحسین سیداشباب اهل الجنة۔ یعنی حسن و حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ ابن عباس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ الحسن و الحسین سیدا شباب اهل الجنة من احبهما فقد احبني ومن ابغضهما فقد ابغضني۔ حسن و حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں جو ان سے محبت کرے گا اس نے مجھ سے محبت کی اور جو ان سے بغض رکھے گا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔ اسی روایت کو عمر ابن خطاب اور ان کے بیٹے عبداللہ بن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

رسول اللہ کے معروف صحابی حذیفہ بن یمان روایت کرتے ہیں کہ ایک شب میں رسول اللہ کی خدمت میں گیا اور آپ کے پیچھے مغرب کی نماز پڑھی حضرت اٹھے اور نماز میں مشغول ہو گئے یہاں تک کہ عشاء کا وقت ہو گیا نماز عشاء بھی آپ کی امامت میں ادا کی، پھر انتظار کرنے لگا رسول اللہ مسجد سے باہر تشریف لے جانے لگے تاکہ اپنے گھر کی طرف روانہ ہوں میں بھی آپ کے پیچھے چل پڑا میں نے دیکھا آپ کسی سے گفتگو فرما رہے ہیں تاہم یہ نہ سمجھ سکا کہ آپ کیا فرما رہے ہیں آپ نے اچانک پیچھے مڑ کر دیکھا اور فرمایا کون ہو، میں نے کہا حذیفہ ہوں

آپ نے فرمایا تم سمجھے میں کس سے بات کر رہا تھا؟

میں نے کہا جی نہیں

آپ نے فرمایا جبرئیل امین تھے انہوں نے خدا کا سلام پہنچانے کے بعد مجھے بشارت دی کہ فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار اور حسن و حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے اور میری والدہ کے لئے استغفار فرمائیں۔

آپ نے فرمایا خدا تمہاری اور تمہاری ماں کی مغفرت کرے۔

جابر ابن عبداللہ انصاری نے رسول اللہ سے روایت کی ہے کہ ایک دن ہم رسول اللہ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے

ہوئے تھے اتنے میں حسین مسجد میں داخل ہوتے ہیں آپ نے ہمیں مخاطب کر کے فرمایا من اراد ان ينظر الی

سید شباب اهل الجنة فلينظر الی حسین ابن علی۔

جو جنت کے سردار کو دیکھنا چاہتا ہو وہ حسین ابن علی کو دیکھے۔

2 حسین باب بہشت ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے لوگو میرے ذریعے تمہیں دین حق سے آگاہی حاصل ہوئی اور

علی کے ذریعے تمہیں صحیح راہ ملی اور تمہاری ہدایت ہوئی۔ حسن کے وسیلہ سے تمہیں نیکیاں عطا ہوئیں

لیکن تمہاری سعادت و شقاوت حسین کے ساتھ تمہارے رویے پر منحصر ہے آگاہ ہو جاؤ کہ حسین جنت کا ایک

دروازہ ہے جو بھی اس سے دشمنی کرے گا خدا اس پر جنت کی خوشبو حرام کر دیے گا۔

3 امام حسین علیہ السلام اور آیتہ تطہیر

رسول اللہ کی زوجہ باوفا سلمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے نقل کرتی ہیں کہ ایک دن فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا رسول اللہ کے لئے غذا لے کر آئیں اس دن رسول اللہ میرے گھر میں تشریف رکھتے تھے رسول اللہ نے اپنی بیٹی کی تعظیم کی اور فرمایا جاؤ میرے چچازاد بھائی علی اور میرے بچوں حسن و حسین کو بھی بلاؤ تاکہ ہم مل کر کھانا کھائیں کچھ دیر بعد علی و فاطمہ حسنین کا ہاتھ تھامے ہوئے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اسی وقت جبرئیل آیتہ تطہیر لے کر نازل ہوئے اور کہا **انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اهل البیت و یطہرکم تطہیرا** (احزاب 33)۔

اے پیغمبر کے اہل بیت خدا تو بس یہ چاہتا ہے کہ تم کو ہر طرح کی برائی سے دور رکھے اور جو پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے ویسا پاک و پاکیزہ رکھے۔

ام سلمہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا کساء خیبری لے آؤ (یہ ایک بڑی عباتھی) رسول اللہ نے علی کو اپنے داہنے طرف زہرا کو بائیں طرف اور حسن و حسین کو زانووں پر بٹھایا اور یہ عباس پر ڈال دی اپنے بائیں ہاتھ سے عبا کو سختی سے تھاما اور سیدھا ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر تین بار فرمایا **اللہم ہؤلاء اهل بیتی و حامتی اللہم اذہب عنہم الرجس و طہرہم تطہیرا انا حرب لمن حاربتم و سلم لمن سالمتم و عدو لمن عادکم**۔ خدا یا یہ میرے اہل بیت اور میرا خاندان ہے جیسا کہ تونے وعدہ کیا ہے ان سے ہر طرح کی برائی کو دور رکھو اور انہیں معصوم و پاک رکھو میں اس کے ساتھ جنگ کروں گا جو ان کے ساتھ جنگ کرے اور اس سے میری صلح ہے جو ان سے صلح رکھے اور دشمن ہوں اس کا جوان سے عداوت رکھے۔

یہ روایت مختلف کتب احادیث میں مختلف طریقوں سے نقل ہوئی ہے اور اس پر شیعہ و اہل سنت کا اتفاق ہے اس اتفاق سے واضح ہوتا ہے کہ امام حسین علیہ السلام آیت تطہیر کا ایک مصداق ہیں۔ مختلف روایات و قرائن سے ثابت ہوتا ہے کہ آیت تطہیر کے نزول کے وقت صرف یہی پانچ افراد کے علاوہ کوئی اور شامل آیتہ تطہیر نہیں تھا اسی بنا پر ان حضرات کو اصحاب کساء کہا جاتا ہے اور امام حسین علیہ السلام کو خامس اصحاب کساء کا لقب دیا گیا ہے۔

اہل سنت کے بزرگ محدثین احمد بن حنبل اور ترمذی نے اپنی کتابوں سنن اور مسند میں نقل کیا ہے کہ آیت تطہیر کے نازل ہونے کے بعد چھ مہینوں تک رسول اللہ ہر روز جب نماز صبح کے لئے تشریف لے جاتے تھے علی و فاطمہ علیہما السلام کے دروازے کے پاس رک کر بلند آواز میں فرمایا کرتے تھے کہ **الصلوٰۃ یا اهل بیت محمد انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اهل البیت و یطہرکم تطہیرا**۔

امام حسین اور آیتہ مباہلہ

شیعہ اور سنی علما اس بات پر اتفاق نظر رکھتے ہیں کہ نصاریٰ نجران سے سے مباہلہ کے وقت رسول اللہ نے علی و فاطمہ حسن و حسین کو اپنے ساتھ لیا اور انہیں آیتہ شریفہ کے الفاظ **ابنائنا و نساءنا و انفسنا** کا مصداق قرار دیا یہ امر اس قدر مشہور و مسلم ہے کہ اہل سنت کے بزرگ عالم دین حاکم نیشابوری نے اپنی کتاب معرفت الحدیث میں اس واقعے کو متواتر روایات کا مصداق قرار دیا ہے۔

حسین وارث علم پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابن عباس کے شاگرد رشید عکرمہ نقل کرتے ہیں کہ ایک دن ابن عباس مسجد میں لوگوں کو حدیثیں سنارہے تھے کہ نافع بن ازرق اٹھا اور کہنے لگا اے ابن عباس کیا تم کیڑے مکوڑوں کے احکام سے لوگوں کے لئے فتوے صادر کرتے ہو؟ اگر تم صاحب علم ہوتو مجھے اس خدا کے بارے میں بتاؤ جسکی تم پرستش کرتے ہو ابن عباس نے یہ سن کر سر جھکالیا اور خاموش ہو گئے، امام حسین علیہ السلام مسجد کے ایک گوشہ میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے رافع سے مخاطب ہو کر فرمایا اے نافع میرے پاس آؤ تاکہ میں تمہارے سوال کا جواب دے سکوں۔

نافع نے کہا میں نے تو آپ سے سوال نہیں پوچھا تھا۔

ابن عباس نے کہا **یا بن الازرق انه من اهل البيت النبوة وهم ورثة العلم**

اے ابن ازرق حسین اہل بیت نبوت میں سے ہیں اور اہل بیت علم کے وارث ہیں۔

نافع امام کے پاس گیا آپ نے اس کا تسلی بخش جواب دیا

نافع نے کہا اے حسین آپ کا کلام پرمغزاور فصیح ہے

امام نے فرمایا میں نے سنا ہے تم میرے والد اور بھائی پر کفر کا الزام لگاتے ہو؟

نافع نے کہا خدا کی قسم میں نے جو آپ کی باتیں سنیں تو مجھے یقین ہو گیا کہ آپ ہی نور اسلام کا سرچشمہ

اور احکام کا منبع ہیں۔

امام نے فرمایا میں تجھ سے ایک سوال کرتا ہوں

نافع نے کہا پوچھیے یا بن رسول اللہ

آپ نے فرمایا کیا تونے یہ آیت فاما لجدار فکان لغلّامین یتیمین فی المدینہ پڑھی ہے؟ اے نافع کس نے ان دو یتیم

بچوں کے لئے دیوار کے نیچے خزانہ چھپا رکھا تھا تاکہ ان کو وارثت میں مل سکے؟

نافع نے کہا ان کے باپ نے

امام نے فرمایا سچ بتاؤ کیا ان کا باپ زیادہ مہربان ہے یا اپنی امت کے لئے رسول اللہ زیادہ مہربان ہیں؟ کیا یہ کہا

جاسکتا ہے کہ رسول اللہ نے اپنے بچوں کے لئے علم نہیں چھوڑا ہے اور ہمیں اس سے محروم رکھا ہے؟

ریحانۃ الرسول

جابر ابن عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول اللہ کے حضور بیٹھے ہوئے تھے کہ علی علیہ السلام

تشریف لاتے ہیں اس وقت رسول اللہ نے حضرت علی کی طرف رخ کر کے فرمایا **سلام علیک یا اباالریحانتین اوصیک**

بریحانتی من الدنیا خیرافعن قلیل ینہدم رکناک واللہ عزوجل خلیفتی علیک۔

جابر کا کہنا ہے کہ جب رسول اللہ کا وصال ہوا تو حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا یہ ایک رکن تھا جس کے بارے

میں رسول اللہ نے فرمایا تھا اور جس وقت جناب فاطمہ نے وفات پائی تو آپ نے فرمایا یہ دوسرا رکن تھا جسکے

بارے میں رسول اللہ نے فرمایا تھا۔

اسی سلسلے میں ایک روایت عبداللہ ابن عمر ابن خطاب سے نقل ہوئی ہے جو واقعہ عاشورہ کے بعد امام حسین

سے متعلق ہے ابن نعیم نقل کرتا ہے کہ ایک دن ہم عبداللہ ابن عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص آیا اور

اس نے مچھر کے خون کے بارے میں سوال کیا کہ اگر مچھر کا خون نمازی کے لباس پر لگا ہوتو اسکی نماز صحیح

ہے یا نہیں؟

عبداللہ نے پوچھا کہاں سے آئے ہو اور کہاں کے رہنے والے ہو؟

سائل نے کہا عراق کا رہنے والا ہوں

عبداللہ نے کہا کہ اس شخص کو دیکھو کہ مچھر کے خون کے بارے میں سوال کر رہا ہے جبکہ انہوں نے رسول خدا کے بیٹے کو قتل کیا اور خاموشی بھی اختیار کی میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ حسن و حسین اس دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

سخاوت و تواضع

ایک دن حضرت امام حسین علیہ السلام نے دیکھا کہ کئی بچے ملکر روٹی کا ایک ٹکڑا مل بانٹ کر کھا رہے ہیں ان بچوں نے امام سے بھی درخواست کی کہ آپ بھی اس روٹی میں سے تناول فرمائیں آپ نے بچوں کی بات مان لی اور ان کی روٹی کے ٹکڑے میں سے تناول فرمایا اس کے بعد ان سب کو اپنے گھر لے کر آئے انہیں کھانا کھلایا اور نئے کپڑے پہنائے اس کے بعد آپ نے فرمایا یہ مجھ سے زیادہ سخی ہیں کیونکہ انہوں نے اپنے داروندار کی بخشش کردی تھی لیکن میں نے اپنے مال میں سے کچھ حصہ انہیں دیا ہے۔

جود و شجاعت

زینب بنت ابورافع نقل کرتی ہیں کہ رسول اللہ کی وفات کے بعد حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سخت رنجور و متالم تھیں اور ہر وقت گریہ و زاری کیا کرتی تھیں ایک دن آپ نے حسن و حسین کا ہاتھ تھاما اور اپنے بابا کی قبر پر آئیں اور شدید گریہ کیا آپ نے عرض کیا اے بابا ان بچوں کے لئے وارثت میں کیا چھوڑ گئے ہیں؟ قبر رسول اللہ سے صدا آئی میں نے حسن کے لئے اپنی بیٹی اور حسین کے لئے جرات و جود چھوڑا ہے۔ یہ سن کر شہزادی کونین نے کہا بابا میں اس عطا پر راضی اور خوش ہوں۔

امام حسین کا حج

امام حسین علیہ السلام نے اپنی حیات طیبہ میں پچیس مرتبہ پیادہ حج کیا ہے جب کہ آپ کے ہمراہ عربی نسل کے گھوڑے بغیر سوار کے ہوا کرتے تھے امام حسین علیہ السلام کافی وسائل و ذرائع کے حامل تھے اور ان سے استفادہ بھی کرسکتے تھے لیکن آپ نے بندگی اور خضوع و خشوع کے تقاضوں کے مطابق پیادہ سفر حج کیا بغیر سوار کے گھوڑوں کا اپنے ساتھ رکھنے کے دواسباب ہوسکتے ہیں ایک یہ کہ آپ واپسی میں ان سے استفادہ کرتے تھے اور دوسرا یہ کہ نوکروں اور خادموں کی طرح سفر کرنا نہایت بندگی ہے۔ مسجد مدینہ میں امام حسین علیہ السلام کو سجدہ میں خدا سے یہ مناجات کرتے سنا گیا "پروردگار اگر مجھ سے میرے گناہوں کی بنا پر بازخواست کرے گا تو میں تیرے کرم کا دامن تھام لوں گا اور اگر مجھے خطاکاروں کے ساتھ شامل کردے گا تو ان سے کہوں گا کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں میرے مولا میری اطاعت تجھے کوئی فائدہ نہیں پہنچاتی اور نہ میری معصیت تجھے کوئی نقصان پہنچاسکتی ہے پس وہ چیز جو تجھے نفع نہیں پہنچاسکتی اگر میں اسے بجانہ لایا ہوں اسے معاف فرما اور وہ چیز جو تجھے نقصان نہیں پہنچاسکتی اگر اس کا مرتکب ہوا ہوں تو درگزر فرما کہ تو ارحم الراحمین ہے۔

منابع و ماخذ

تاريخ دمشق

صحيح بخارى

مقتل خوارزمى

فرائد السمطين

طبقات ابن سعد

تاريخ ابن عساکر

سنن ترمذى

اسدالغابه

مستدرک حاکم نیشاپورى

کنزالعمال

تفسیرجامع البيان

حلیة الاولیاءابونعیم اصفهانى